Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل
روزنامہ — ربوہ — بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ — ۲۶ صفر ۱۳۹۳ھ، یکم شہادت ۱۳۵۲ہش، یکم اپریل ۱۹۷۳ء — نمبر ۷۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳۱ ر امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور دینی مہمات میں کامیابی کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۳۱ ر امان ۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ مجلس مشاورت کی مصروفیات کے پیش نظر حضور نے نماز عصر بھی نماز جمعہ کے ساتھ ہی جمع کر کے پڑھائی۔ اپنے پُر معارف خطبہ جمعہ میں حضور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت پر نہایت حقیقت افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔ حضور نے بتایا کہ قرآنِ مجید کی رو سے گو نفس نبوت کے اعتبار سے خدا کے نبیوں میں فرق کرنا جائز نہیں لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شانِ ختمِ نبوت کے لحاظ سے ایک منفرد اور انتہائی بلند مقام حاصل ہے۔ اِس مقام کو تصویری زبان میں سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج سے نوازا جبکہ باقی سب انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے نچلے آسمانوں میں رہ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرشِ ربِّ کریم یا سدرۃ المنتہیٰ پر جگہ دی گئی۔ گویا روحانی رفعتوں کے لحاظ سے آپ آخری نبی ہیں۔ چونکہ کوئی اور نبی خواہ وہ پہلے آئے یا بعد میں اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اسلئے وہ خواہ کتنی ہی بلندی پر پہنچے وہ ختم نبوت میں خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام تو اپنی انتہائی عاجزی کیوجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے۔ حضور نے بتایا کہ یہی وہ معنے ہیں جنکے لحاظ سے ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ختم نبوت پر محکم یقین رکھتے ہیں اور آپ کو آخری نبی سمجھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا دنیا کی طرف سے کفر کے فتووں کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ کفر و اسلام کا فیصلہ زید یا بکر کے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اُسی نے غلبۂ اسلام کے لئے احمدیت کو قائم کیا ہے۔ اب دنیا کی کوئی طاقت غلبۂ اسلام کی اِس آسمانی مہم کو ناکام نہیں بنا سکتی۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے جو بہر حال پورا ہو کر رہیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دردمندانہ درخواستِ دُعا

(از محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور)

جیسا کہ احباب کو علم ہے خاکسار ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ ہر ممکن علاج کے باوجود اب بیماری بہت بڑھ گئی ہے اور تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ از حد کمزور ہو چکا ہوں۔ احباب جماعت سے میری یہ دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ دردِ دل کے ساتھ شافی مطلق خدا کے حضور یہ دعا کریں کہ وہ محض اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں مجھے کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت ربوہ میں شروع ہو گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کے ساتھ اِس کا افتتاح فرمایا

ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے تین سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۔ ۳۱ ر امان ۔ کل ۳۰ ر امان ۱۳۵۲ ہش مطابق ۳۰ ر مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے چار بجے سہ پہر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال ایوانِ محمود میں جماعت احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہو گئی۔ اس میں ملک کے طول و عرض کی احمدی جماعتوں کے نمائندے تشریف لا کر شامل ہوئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا جس کے بعد ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے تین سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے حکم شَاوِرْھُمْ کے ماتحت نمائندگان کرام کو اپنے مشورے پیش کرنے کے سلسلے میں بعض ضروری اور اہم ہدایات سے نوازا۔

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دُعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے چار بجے سہ پہر بذریعہ کار ایوان محمود میں تشریف لائے۔ جملہ نمائندگان نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ کرسی صدارت پر حضور کے رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ شوریٰ کا ایک رکوع تلاوت فرمایا۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

سب کمیٹیوں کا تقرر

اجتماعی دُعا کے بعد سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ اس سلسلے میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم مرزا عبد الحق صاحب حضور کا ہاتھ بٹانے کیلئے سٹیج پر تشریف لے آئے حضور نے ایجنڈا ملاحظہ فرمانے کے بعد یہ فرمایا کہ اس کی تجویز ۱ چونکہ میں منظور کرنے کا ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں اعلان کر چکا ہوں۔ اسلئے اِس پر اب کسی سب کمیٹی کو غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اِس تجویز میں یہ کہا گیا ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں روزنامہ الفضل کم از کم ایک یا دو صفحات پر مشتمل ضرور شائع ہوا کرے تا کہ اس میں جلسہ سالانہ کی کارروائی مختصراً درج ہو سکے اور جو احباب کسی وجہ سے جلسہ میں نہ آ سکے ہوں وہ اس کی روداد سے آگاہ ہوتے رہیں۔ حضور نے تجویز ۵-۶ کے متعلق بھی فرمایا کہ انہیں سب کمیٹیوں میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکے بعد حضور کی زیر ہدایت مندرجہ ذیل تین سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں لایا گیا:۔

(۱) سب کمیٹی نظارت اصلاح و ارشاد و نظارت تعلیم ۔ (کل ممبر ۲۱) حضور نے اس سب کمیٹی کے صدر مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا کو اور سیکرٹری مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ کو مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی برائے میزانیہ صدر انجمن احمدیہ (کل ممبر ۲۵)۔ حضور نے مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی کو اس کا صدر اور مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کو اسکا سیکرٹری مقرر فرمایا۔

(۳) سب کمیٹی برائے میزانیہ تحریک جدید و وقف جدید (کل ممبر ۲۹) اسکے صدر حضور نے مکرم خالد سیف اللہ صاحب سرگودھا کو اور سیکرٹری مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کو مقرر فرمایا۔

مشورہ پیش کرنیکے متعلق اہم و قیمتی نصائح

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کے ارشاد شَاوِرْھُمْ کی روشنی میں اپنی رائے اور مشورہ پیش کرنے کے سلسلے میں نمائندگان کو اور احباب جماعت کو بعض نہایت اہم اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ حضور نے فرمایا خدا کے فضل سے ہماری اِس مجلس کا ماحول بہت بے تکلف اور دیانتدارانہ ہوتا ہے۔ نمائندگان کو چاہیئے کہ جماعت کی ۴

م بہتری اور ترقی کیلئے جو بھی مشورہ دینا چاہیں اُسے ضرور پیش کریں۔ (باقی صفحہ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ یکم شہادت ۱۳۵۲ ہش

تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا درخشندہ ثبوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیک وقت تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی بعثت اور رسالت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دُنیا میں ہمیشہ ہمیش کے واسطے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:-

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ (الاعراف آیت ۱۵۹)

کہہ کہ اے لوگو! مَیں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت حاصل ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ پس اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو نبی بھی ہے اور اُمّی بھی ہے اور جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور اس کے کلمات پر۔ اور اس کی اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی بعثت کی دو اغراض تھیں ایک تکمیلِ ہدایت اور دوسرے تکمیلِ اشاعتِ ہدایت۔ یہ دونوں اغراض آپؐ کے ذریعہ اِس لحاظ سے بتمام وکمال پوری ہوئیں کہ ایک تو اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا کی رُو سے ہدایت ہمیشہ ہمیش کے واسطے پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی اور دوسری طرف اُس وقت کی معلومہ دنیا میں اِس ہدایت کی اشاعت بھی ہوتی چلی گئی لیکن چونکہ آگے چل کر آخری زمانہ میں دنیا کے بعض نامعلوم حصوں اور ان میں بسنے والی اقوام نے بھی دریافت ہونا تھا اور الٰہی مقدرات کے تحت دنیا میں ایک دفعہ پھر ادیانِ باطلہ نے زور لگا کر دنیا پر غالب آنا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے ذریعہ اُس آخری زمانہ میں تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا یہ انتظام فرمایا کہ آنحضورؐ کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے آپؐ کا ایک عظیم رُوحانی فرزند آپؐ کے نائب کی حیثیت سے مبعوث ہو اور وہ آپؐ کی طرف سے تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا فریضہ سرانجام دے اور اس طرح آپؐ ہی کی لازوال و بے مثال قوتِ قدسیہ کی مدد سے سب ملتوں کو عَلٰی دِینٍ وَّاحِدٍ اکٹھا کرکے ملّتِ واحدہ میں تبدیل کر دکھائے تا دنیا میں ایک ہی مذہب باقی رہے یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا تسلیم کیا جائے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ چنانچہ اسی غرض کے ماتحت اِس آخری زمانہ میں حسبِ وعدۂ الٰہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم رُوحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ظہور میں آئی۔ آپؑ نے اپنی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

(۱) خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیت)

(۲) "خدا نے تکمیل اس فعل (اشاعتِ ہدایت) کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ پر ڈال دی جو قربِ قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس کی تکمیل کیلئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدتِ اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوۃ کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے۔ اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اسکو عطا کرے۔ ... اِس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔"
(چشمۂ معرفت صفحہ ۸۲، ۸۳)

یہ وحدتِ اقوامی اور اسلام کا موعودہ عالمگیر غلبہ اِس امر کا مقتضی تھا کہ پیغامِ اسلام کے کُل دنیا اور دُنیا میں بسنے والی جملہ اقوام تک پہنچنے کے غیر معمولی سامان ہوتے اور اسلام ساری دنیا میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جاتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بار بار اِس امر کی بشارت دی تھی کہ آپؑ کے ذریعہ اسلام ساری دنیا میں اِس شان سے پھیلے گا کہ اِسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آئے بغیر نہ رہے گا۔ چنانچہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی اِن متواتر بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

(۱) "خداوند تعالیٰ نے اِس احقر العباد کو اِس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف وحقائق عطا فرما کر اور صدہا دلائلِ عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔ ... سو چونکہ خداوندِ کریم نے ارباب خاصہ سے اِس عاجز کو مخصوص کیا ہے اور ایسے زمانہ میں اِس خاکسار کو پیدا کیا ہے جو اتمامِ خدمتِ تبلیغ کے لئے نہایت ہی معین و مددگار ہے۔ اِس لئے اُس نے اپنے تفضّلات وعنایات سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روزِ ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت کریمہ متذکرہ بالا (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ) اور نیز آیت وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ کا رُوحانی طور پر مصداق یہ عاجز ہے اور خدائے تعالیٰ ان دلائل و براہین کو اور ان سب باتوں کو کہ جو اِس عاجز نے مخالفوں کے لئے لکھی ہیں خود مخالفوں تک پہنچا دے گا اور ان کا عاجز و لاجواب اور مغلوب ہونا دنیا میں ظاہر کر کے مفہوم آیت متذکرہ بالا کا پورا کر دے گا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"
(براہین احمدیہ صفحہ ۵۷۵، ۵۷۶ حاشیہ در حاشیہ ۳)

خدا تعالیٰ نے اپنی اِن سب بشارتوں کو پورا کر دکھایا۔ آج مشرق ومغرب کے درجنوں ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ دلائل و براہین ہزارہا نشانِ آسمانی اور خوارقِ غیبی اور معارف وحقائق ان میں بسنے والی اقوام تک پہنچ رہے ہیں اور اِس شان سے ان کے درمیان انہیں پھیلایا جا رہا ہے کہ ان کے نیک فطرت افراد دیوانہ وار حق کو قبول کرتے چلے جا رہے ہیں۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک وسیع پیمانے پر مساجد کی تعمیر عمل میں آ رہی ہے، دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو ہو کر انہیں دنیا کی مختلف اقوام میں تقسیم کیا جا رہا ہے اور اب بالخصوص "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں درجنوں احمدیہ ہسپتالوں اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکولوں کے قیام سے اشاعتِ اسلام کی اِس مہم میں اس قدر وسعت پیدا ہو چکی ہے کہ ان ممالک کے دانشور یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ اسلام دنیا میں غالب آ کر رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق گزشتہ نصف صدی کے اندر اندر دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کے نہایت وسیع وعریض اور مضبوط ومستحکم نظام کا قائم ہو جانا اور پھر اس کے روز بروز وسیع سے وسیع تر ہونے اور ہوتے چلے جانے کے نتیجہ میں اسلامی انقلاب کی راہ کا ہموار ہونا تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے ایک درخشندہ ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورونانک بغداد میں

ترکی زبان میں ایک کتبہ کا انکشاف

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵۔ رستم پارک۔ نواں کوٹ لاہور

حال ہی میں انگریزی زبان میں "گورو نانک" پر ایک کتاب ایشیا پبلشنگ ہاؤس سوسائٹی بمبئی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے مصنف سردار ہربنس سنگھ پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ کے پروفیسر ہیں صاحب موصوف نے حضرت بابا نانک کے مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ اور بغداد میں جانے کا ذکر بالتفصیل کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک کتبے کا بھی وہ ذکر کرتے ہیں۔ جس میں بابا نانک کے بغداد میں تشریف لانے کا بیان ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"مکہ سے گورو نانک اور مردانہ شمال کی جانب عازم سفر ہوئے وہ مدینہ یعنی دیارِ پیغمبر میں پہنچے۔ وہاں سے انہوں نے مزید شمال مشرق میں اپنا سفر جاری رکھا۔ یہاں تک کہ وہ صحرائے عرب سے گذر کر دجلہ کے کنارے بغداد تک آئے۔ گورو نانک شہر کے باہر ایک مقبرہ کے پاس فروکش ہو گئے اور خداوند ذوالجلال کی حمد کے ترانے گانے لگے۔ مردانہ ستار بجاتے۔ یہ ان کا روز کا معمول تھا موسیقی مسلمانوں کے مذہبی حلقے میں ممنوع تھی۔ نتیجۃً اس پردیسی فقیر کے خلاف شکایات جمع ہوتی گئیں۔ ایک دن شہر کے لوگ انہیں سزا دینے کے لئے گھر سے نکلے۔ اس ہجوم میں لڑکے۔ بوڑھے آدمی اور جوان سبھی تھے۔ گورو نانک نے مسلمانوں کے طریق پر اذان دی نماز ادا کی اور ہجوم کا خیر مقدم کیا۔ یہ دیکھ کر سارا ہجوم ساکت و صامت ہو گیا۔ اٹھے ہوئے پتھر ہوا ہی میں معلق رہ گئے۔"

(۲)

بغداد میں آمد کے متعلق ایک کتبے کی شہادت دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"پہلی جنگ عظیم میں بغداد میں کچھ سکھ فوجیوں نے ایک کتبہ دیکھا جس میں بابا نانک کا ذکر تھا۔ "سب میجر فتح سنگھ" نے ایک مطبوعہ مکتوب کے ذریعہ اس خبر کو شائع کر دیا۔ یہ خط عام ۹ مئی ۱۹۱۸ء کو لکھا گیا"۔

اس طرح پہلی بار اس کتبہ کی خوشخبری ساری سکھ جنتا کو دی گئی۔ اس کے بعد اس کتبہ کی نقول حاصل کی گئیں یہ کتبہ موجودہ بغداد کے جنوب مغرب میں بہلول دانا کے مقبرہ میں ایک حجرہ کی دیوار پر ملا ہے۔ رسم الخط عربی ہے (جسے دفاع لکھتے ہیں) عثمانی دور کی ترکی زبان میں لکھا گیا۔ اس کے کئی ترجمے شائع ہوئے لیکن وہ ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ یہ کتبہ ایک قطعۂ نظم پر مشتمل ہے جس میں مادۂ تاریخ نکالا گیا

(۳)

کتاب کے آخر میں اس کتبہ کے عکس پر مشتمل نقشہ دیا گیا ہے جس میں لکھا ہے "یہاں میں اس کتبہ کا وہ عکس شائع کر رہا ہوں جو کہ میں نے اگست ۱۹۶۹ء میں بغداد میں حاصل کیا۔ کتبہ عثمانیہ دور کی ترکی زبان میں ہے میری درخواست پر ڈاکٹر ترکین (Thinasi Tallin) لیکچرار لسانیات ترکیہ ہارورڈ یونیورسٹی کیمبرج امریکہ نے اسے پڑھا اور اس کا ترجمہ کیا ہے"۔

کتبہ کے حروف حسب ذیل ہیں:۔

گوردلہ مراد ایلدی حضرت رب مجید بابا نانک فقیر اولہ تاکہ عمارت جدید بیدیلر امداد ادوب گلدی کہ تاریخینہ یاپدی ثواب اجر ایدہ انی مرید سعید۔

انگریزی میں پروفیسر موصوف نے اسے یوں صورت لکھا ہے۔ اور پھر اس کا ترجمہ دیا ہے۔

GOR NE MURAD EYLEDI
HAZRET-I RABB-I MEJID
BABA NANAK FAKIR OLA
TA KI IMARET JEDID
YIDILER IMDAD IDUP
GELDI KI TARIHINE
YAPADI SEVAB EJR
IDE ANI MURID-I SAID

HE GAVE THE FOLLOWING INTERPRETATION OF THE LINES: LOOK WHAT WAS WISHED BY THE GLORIOUS LORD IN HIS MAJESTY THAT A NEW ESTABLISHMENT BE BUILT FOR THE SAINT BABA NANAK.

. . . .

. . . .

. . . .

THE SEVON GAVE HELP AND THERE CAME THIS CHRONOGRAM. THE BEST DISCIPLE PERFORMED A MERITORIOUS WORK MAY HE THEN RECOMPENSE IT.

اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

دیکھو! حضرت رب مجید نے کیا چاہا کہ ایک عمارت جدید فقیر بابا نانک کے لئے بنائی جائے۔ سات احباب نے امداد دی اور پھر یہ تاریخ نکلی۔ مرید سعید نے نہایت شاندار کام سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر دے

سنہ ۹۱۷ھ

گویا یہ کتبہ ۹۱۷ھ مطابق ۱۵۱۱ء میں لکھا گیا۔ بغداد میں گورو نانک کی آمد کا یہی زمانہ ہے ۱۵۳۹ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ وفات سے ۲۸ سال قبل کا یہ واقعہ ہے

سردار ہربنس سنگھ نے یہ نہیں بتایا! کہ مادۂ تاریخ کیسے نکالا گیا۔ یہ بات بوجوہ مخفی رکھی گئی غالباً پروفیسر ترکین کی تحقیق نامکمل صورت میں پیش کی گئی۔ جن الفاظ سے تاریخ نکلتی ہے۔ ان پر کوئی نشان لگا گیا ہوگا۔ جو کہ مرور زمانہ کے باعث مٹ گیا ہے۔ ۹۱۷ اعداد۔ کن حروف کے ہیں؟ یہ ایک معمہ ہے۔ جس کا حل پیش نہیں کیا گیا۔ ادنیٰ تدبر سے ہم تاریخ نکال سکتے ہیں۔

کتبہ کے آخری "مرید سعید" ہے مصرع میں "بابا نانک فقیر" کے الفاظ ہیں۔

"بابا نانک فقیر مرید سعید" کے اعداد پورے ۹۱۷ ہیں۔ قواعد کی رو سے بابا و نانک پر کھڑے الف اعداد میں شامل ہیں۔ اب ملاحظہ کیجئے:۔

بابا	۷
نانک	۱۲۲
فقیر	۳۹۰
مرید	۲۵۴
سعید	۱۴۴
کل اعداد	۹۱۷

مرید سعید کے خطاب سے ظاہر ہے کہ حضرت بابا نانک کسی ولی اللہ کے ہاتھ پر بیعت تھے۔

(۴)

یہ وہی بات ہے جو آج سے پون صدی قبل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے سکھ جنتا کے سامنے اپنی کتاب "ست بچن" میں پیش کی۔ حصہ نظم ملاحظہ ہو:

جو پوچھا کسی نے چلے ہو کدھر
غرض کیا ہے جس سے کیا یہ سفر
کہا۔ دل ہے حق کا طلبگار ہوں
نثارِ رہِ پاک اکبار ہوں
سفر میں وہ رو رو کے کرتا دعا
کہ اے میرے کرتار مشکل کشا
میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں خاک ہوں
مگر بندۂ درگہ پاک ہوں
میں قربان ہوں دل سے تری راہ کا
نشاں دے مجھے مردِ آگاہ کا
بتایا گیا اس کو الہام میں
کہ پائے گا تو مجھ کو اسلام میں
مگر مردِ عارف فلاں مرد ہے
وہ اسلام کی راہ میں فرد ہے
ملاتا ہے خدا سے اک پیر
کہ چشتی طریقہ پہ تھا دستگیر
وہ بیعت سے اس کے ہوا فیضیاب
سنا شیخ سے ذکر راہ صواب

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"غرض ان تمام افتراؤں کو
الگ کرکے اصل بات یہی ثابت
ہوتی ہے کہ بابا صاحب ضرور
مکہ میں حج کے لئے گئے تھے
اور پھر سید عبدالقادر جیلانی
کے روضہ کی زیارت کے لئے
بغداد میں بھی گئے۔"

آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"باوا نانک صاحب کے اسلام
پر دوسری دلیل ان کے وہ چلّے
ہیں جو انہوں نے اسلام کے
مشہور اولیاء اور صلحاء کے
مقابر پر بغرض استفاضہ کئے"

قرائن بتاتے ہیں کہ بہلول دانا کے مقبرہ کے پاس بابا نانک کے لئے جو "عمارت جدید" بنائی گئی وہ "حضرت رب مجید" کی رضا اور مراد" کے حصول کے لئے بابا نانک کے کسی چلّہ کی یادگار تھی۔

(۵)

حضرت بہلول دانا کے مقبرہ کے متولی ایک عمر رسیدہ بزرگ نے ۱۹۶۲ء میں جناب ارشاد حسین رضوی کو اس کتبہ کے پس منظر سے آگاہ کیا۔

"سید یوسف قدسی (نوے سالہ بزرگ) کا کہنا ہے کہ ہمارے خاندان اور ہم سے پہلے سویدیوں میں یہ روایت چلی آرہی ہے کہ تقریباً ساڑھے چار سو برس پہلے ایک ہندی درویش مکہ سے واپس آتے ہوئے بغداد پہنچے دریائے دجلہ کے مشرقی کنارہ والی آبادی رصافہ میں ٹھہرے جہاں کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مزار ہے۔ اس کے بعد مغربی کنارہ کی آبادی الکرخ میں بہلول کی مسجد کے ساتھ والے حجروں میں ٹھہر کر چلہ کشی کرنے لگے۔ اس مسجد میں بہلول کا مقبرہ ہے۔ . . . .

بابا نانک بہلول کے حجرہ کے ساتھ والی کوٹھڑی میں چلہ کشی کرنے لگے اور بغداد کے دونوں حصوں یعنی کرخ اور رصافہ میں ہندی درویش کے نام سے شہرت پائی اور اس زمانہ کے والی بغداد کے مہمان رہے۔ یہ روایت نسلاً بہ نسلاً سویدیوں سے قدسیوں کو ملی۔

بابا نانک کی بیٹھک نبی یوشع کے مقبرہ کے مقابل بہلول دانا کے مقبرہ کے ساتھ والے حجرہ میں ہے۔ جس کا رقبہ تقریباً ۳۰ × ۱۸ فٹ مربع ہے۔ اس جگہ میں ۲½ × ۴ × ۴ ایک چوکور بیٹھک بنا ہے اور پشت پر محراب کے اندر ترکوں کے زمانہ کا قدیمی ترکی کا یہ کتبہ لگا ہے۔ جس کی تصویر ارسال خدمت ہے۔"

یہ ساری تحقیق مکرم گیانی عباد اللہ صاحب نے کی۔ ان کا ایک قیمتی مضمون مجلۃ الجامعہ میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔ نئی تحقیق کی وجہ سے اضافہ صرف یہ ہوا ہے کہ کتبہ ایک قطعہ نظم ہے جس میں تاریخ تعمیر نکالی گئی ہے۔ کتبہ کے ترجمہ میں بھی ترمیم ہو گئی ہے اس لئے موجودہ مضمون کی ضرورت پیش آئی میرے حصہ میں اس تحقیق میں شامل ہونے کی سعادت اس لئے بھی آئی کہ میرے والد مکرم شیخ عبدالرب صاحب نومسلم حضرت بابا نانک" سے متاثر ہو کر ان کے نقش قدم پر زور و دم سے اسلام کے فدائی اور عاشق بن گئے۔

(۶)

کتبہ کا جو خاکہ یا عکس مجلۃ الجامعہ کے مذکورہ مضمون اور سردار ہربنس سنگھ کی کتاب میں شائع ہوا ہے۔ اس میں تاریخ ۹۱۷ھ بالکل صاف لکھی ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ بعض پرانے چربوں میں ۹۲۷ھ ہے کتاب میں اس احتمال کا اظہار کیا گیا کہ شاید دو کا عدد مٹ کر ایک میں بدل گیا ہو اگر یہ بات درست ہے تو قطعہ مذکور کے الفاظ سے تاریخ ۹۲۷ نکلنی چاہئے جو کہ کسی صورت میں نہیں نکل سکتی۔

بات دراصل یہ ہے کہ شروع میں چربے، کتبہ کی صفائی کے بغیر لے گئے جس کے باعث ایک کا دو پڑھا گیا۔ جب اچھی طرح صاف کر کے عکس لیا گیا۔ تو اصل عدد دو کی بجائے ایک ہو گیا۔

ہر حال جتنے بھی اصلی عکس شائع ہوئے ہیں ان میں ۹۲۷ نہیں ہے بلکہ ۹۱۷ ہے اور پھر "بابا نانک فقیر مرید سعید" کے اعداد ۹۱۷ پورے ہو جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ ۹۱۷ صحیح ہے۔ ۹۲۷ درست نہیں۔

(۷)

سردار ہربنس سنگھ لکھتے ہیں کہ بابا نانک کے ساٹھ سال بعد بھائی گورداس کا بیان اس کے واروں میں لکھا ہوا موجود ہے جس سے یہ امر بالکل عیاں ہے کہ گورو نانک بغداد گئے تھے ترجمہ ہے۔

بابا گورو نانک نے بغداد کا
سفر کیا اور شہر کے باہر اپنا
ڈیرہ لگایا۔

اس تحقیق سے یہ امر ثابت ہے کہ بابا نانک بغداد گئے تھے وہاں کے صوفیاء کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ رشد و ہدایت حاصل کیا۔ سکھوں کا یہ دعویٰ کہ بابا نانک کا کوئی گورو نہیں، درست نہیں۔ کیونکہ کتبہ بغداد میں بابا نانک کو مرید سعید کہا گیا ہے۔

(۸)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ملا تب خدا سے اسے ایک پیر
کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر

یہ ملاقات، بلاد ہند میں ہوئی تھی۔ یہ پیر بغداد کے رہنے والے تھے۔ پھر اس دستگیر کے مرکز سلسلہ میں حضرت بابا نانکؒ بغداد پہنچے۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بھائی گورداس لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک پیر دستگیر سے بابا نانک کی ملاقات ہوئی۔

(وار بھائی گورداس ۳۵/۱)

سردار ہربنس سنگھ نے اس پہ حاشیہ دیا ہے۔

"پیر دستگیر شیخ عبدالقادر
جیلانیؒ کے خلفاء میں کوئی
شخص ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ
خطاب بانی سلسلہ کا ہے
وہ ۱۲ویں صدی میں ایک
مسلمان ولی تھے ان کا مزار
بغداد میں مرجع خلائق ہے"

ظاہر ہے کہ پیر دستگیر سے مراد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تو ہو نہیں سکتے لیکن کے خلفاء میں سے کسی ہمعصر کو پیر دستگیر کہا گیا ہے۔

واقعات کی ترتیب یوں ہے کہ بلاد ہند میں ایک چشتی طریقہ کے پیر دستگیر نے بابا نانک کو اسلام سے روشناس کیا۔ ان کے ارشاد پر آپ فریضہ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ قرآنی آیات سے مزین خلعت زیب تن فرماتے۔ جسے چولہ بابا نانک کہتے ہیں مکہ و مدینہ سے وہ اپنے پیر کے مرکز سلسلہ کی کشش میں کشاں کشاں بغداد پہنچے۔ اور وہاں سلسلہ جیلانی کے خلیفہ سے ان کی ملاقات ہوئی بھائی گورداس نے پیر دستگیر کہا ہے۔ بعد میں جنم ساکھیوں نے اسے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ملاقات کا رنگ دیدیا یہ تاریخی غلطی ہے۔ جس کا ازالہ سردار ہربنس سنگھ نے کیا ہے۔

بغداد میں بابا نانکؒ کا قیام چھ سال تک رہا۔ والی بغداد آپ کے عقیدت مند تھے اہل بغداد آپ کو ہندی درویش کے نام سے یاد کرتے۔

(۹)

سکھوں کی روایت بتاتی ہے کہ بغداد میں ایک دوسرے فقیر سے بھی بابا نانکؒ کی ملاقات ہوئی۔ اس کا نام بہلول ہے بغداد میں بہلول دانا کا مزار ہے سردار ہربنس سنگھ لکھتے ہیں کہ یہاں بھی بہلول سے مراد خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ کے بہلول دانا نہیں بلکہ ان کے مزار کے ایک گدی نشین تھے جو کہ ان کے خلفاء میں سے تھے۔ اسی مزار میں زیر نظر کتبہ موجود ہے۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ بغداد میں حضرت بابا نانکؒ اولیاء اللہ سے مل کر ان سے فیض حاصل کرتے تھے اہل بغداد نے آپ کے لئے ایک حجرہ بنایا جس میں خط رقاع میں ایک منبت کتبہ لگایا گیا۔

(۱۰)

چونکہ بابا نانکؒ صوفیاء بغداد کے مرید سعید تھے سکھ مذہب کا جب ارتقاء ہوا تو یہ بات سکھوں کو ایک آنکھ نہ بھائی انہوں نے بعض تحریفات سے اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی سعی کی۔ بابا نانک کے ساٹھ سال بعد بھائی گورداس اس تحریف کے بانی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

گورو نانک بغداد میں پیر دستگیر سے ملے۔ پیر صاحب نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اور کس سلسلہ فقراء سے آپ کا تعلق ہے؟ مردانہ نے جواب دیا۔

"نانک اس دور ظلمت میں ظہور فرما ہوئے آپ تمام فقراء کو رد کرتے ہوئے خدائے واحد کی پرستش کے قائل ہیں ارض و سما میں ان کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے چہار اطراف عالم میں ان کا شہرہ ہے۔ (گورو نانک از سردار ہربنس سنگھ ص ۱۶۹)

یہ عبارت بتاتی ہے کہ یہ بعد کے عقیدتمندوں کی ساختہ پرداختہ ہے بابا نانکؒ اس وقت تنہائی میں پڑے ہوئے درویش تھے۔ ان کو یہ شہرت اس وقت کہاں حاصل تھی یہ عبارت محض اس لئے گھڑی گئی کہ بابا نانکؒ "صوفیاء بغداد" کے مرید سعید تھے اس حقیقت پر پردہ ڈال دیا جائے "کتبہ بغداد" نے سارے پردے چاک کر دیئے بابا نانک "فقیر مرید سعید" کے روپ میں ابھر کر سکھ جنتا کے سامنے آگئے ہیں۔

(۱۱)

نیشنل میوزیم کراچی میں جناب مولانا محمد اشرف صاحب اسلامی دور کے کتبات قدیمہ اور رسم الخط پر گہری نظر رکھتے ہیں ان کا مرتب کردہ عربی مخطوطات کا ایک مرقع حال ہی میں لندن میں شائع ہوا ہے۔ جس میں عہد بہ عہد عربی رسم الخط کے ارتقاء اور مختلف نسخوں کی تفصیل موجود ہے۔ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے بابا نانک والے کتبہ کا عکس پیش کیا تو انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ خط رقاع ہے۔ اور اسی دور سے تعلق رکھتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کی کراچی میں تشریف آوری

(از مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم اے سیکرٹری برائے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

اراکین مجلس انصار اللہ کراچی کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس کراچی تشریف لائیں تاکہ جہاں ایک طرف انصار اللہ کے کام کا جائزہ لیا جا سکے وہاں اراکین انصار اللہ صدر محترم کی نصائح اور ہدایات سے مستفید ہو سکیں اور اس کے نتیجہ میں انصار اللہ کے کام کو مزید تقویت حاصل ہو۔

چنانچہ مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع کراچی کی تجویز پر صدر محترم نے ۲۴-۲۵ فروری کو کراچی کی چاروں مجالس انصار اللہ کا مشترکہ تربیتی اجتماع احمدیہ ہال میں منعقد کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔ حسب پروگرام صدر محترم مورخہ ۲۲ فروری کو کراچی تشریف لے گئے کراچی کے اس دورہ میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت اور خاکسار محمد ابراہیم سیکرٹری صدر محترم کے ہمراہ تھے۔

تربیتی اجتماع

ٹھیک پانچ بجے شام احمدیہ ہال میں صدر محترم کی زیر صدارت اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی صدر محترم نے انصار اللہ کا عہد دہرایا اور مکرم عبد الرشید صاحب شیدا نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

مکرم عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی نائب ناظم انصار اللہ کراچی نے نظامت ضلع کراچی کی رپورٹ پیش کی اور اس طرح کراچی میں انصار اللہ کے کام کا مختصر خاکہ پیش کیا اس کے بعد صدر محترم نے انصار اللہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے اجلاس میں حاضری کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ کراچی جیسی بڑی اور مستعد مجلس سے اس سے بہت زیادہ حاضری کی توقع تھی۔ اور فرمایا کہ مزید کوشش کر کے اگلے اجلاس میں حاضری کو تسلی بخش بنایا جائے۔

صدر محترم نے ایک اور ضروری امر کی طرف بھی توجہ دلائی اور وہ یہ کہ انصار اللہ کے اجلاسات میں شاید یہ خیال کیا جاتا ہے کہ نوجوانوں اور بچوں کو شامل نہ کیا جائے حالانکہ نوجوان انصار سے تربیت کے زیادہ محتاج ہیں بے شک تنظیم اور قواعد کے لحاظ سے ان کو اس کا حکم نہیں دیا جا سکتا مگر ایک باپ یا بڑے بھائی کو کس نے روکا ہے کہ وہ اپنے بچوں یا چھوٹے بھائیوں کو ان اجلاسوں میں شامل نہ کریں۔ نئی پود کی صحیح تربیت کی بہت بڑی ذمہ داری انصار پر عاید ہے اس لئے انصار کو ان کی تربیت کے کسی موقعہ کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے اور ان تربیتی اجتماعات سے جماعت کے ہر فرد کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

صدر محترم نے نظامت ضلع کی طرف سے پیش کی جانے والی رپورٹ پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے بعض نہایت ضروری ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد آپ نے "راہ ہدیٰ" میں سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض ضروری ارشادات پڑھ کر سنائے اور انصار کو ان کے اجتماعات کی غرض و غایت اور محاسبہ نفوس کی طرف توجہ دلائی۔ نفوس کی تربیت اور محاسبہ کے لئے آپ نے فرمایا کہ ہر احمدی کو تبلیغ کے اہم فریضہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اس سے نہ صرف ایک احمدی اپنے فرض کو ادا کرنے والا بنتا ہے بلکہ اس کی اپنی اصلاح بھی ہوتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ کہنے والا جو بات کہتا ہے اس پر خود بھی عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے

تبلیغ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دنیا کے بہت سارے لوگوں کو ابھی تک احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا۔ ان لوگوں کو پیغام پہنچانا اور احمدیت کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ ہر احمدی کا فرض ہے صدر محترم نے اپنے بعض ذاتی واقعات سنا کر اس کی اہمیت کو واضح کیا۔

صدر محترم کا یہ پر اثر دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا خطاب قریباً پچاس منٹ جاری رہا۔ اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی گئی۔ اور ساڑھے سات بجے شام دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت شروع ہوئی۔

اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے "تعلق باللہ" کے موضوع پر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض - مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم قرآن اور مکرم چوہدری عبد المجید صاحب نے "جماعت احمدیہ کی غرض و غایت" کے موضوعات پر بڑے دلنشین پیرایہ میں انصار سے خطاب کیا۔

دوسرے روز بروز جمعہ ۲۵/۲ کو احمدیہ ہال میں نماز تہجد مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ کی اقتداء میں باجماعت ادا کی گئی۔ ملک کی سلامتی سلسلہ کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی نیز مقاصد میں کامیابی کے لئے نہایت سوز و گداز سے دعائیں کی گئیں مکرم چینی صاحب کے پرسوز لہجہ اور رقت سے بھری ہوئی آواز نے دلوں کو ایسا گرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے حضور تذلل اور عاجزی و انکساری کا سماں بندھ گیا۔ اللہ تعالےٰ ان سب دعاؤں کو قبول فرمائے آمین

نماز فجر ادا کرنے کے بعد مکرم ناظم صاحب ضلع کراچی کی زیر صدارت تیسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ درس قرآن کریم، درس حدیث شریف اور درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالترتیب مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مکرم سید مسعود احمد صاحب بخاری اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نے دیا مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ضیاء نے ذکر حبیب علیہ السلام کے موضوع پر خطاب کیا

ناشتہ کے بعد اس اجتماع کا چوتھا اجلاس زیر صدارت محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بوقت ۸ بجے صبح تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوا جو مکرم مولوی عبد المجید صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل نے نظم پڑھی مکرم ملک منیر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا "توکل علی اللہ" کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت نے بڑے دلنشین پیرایہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی "خدمت اسلام" کے موضوع پر انصار سے خطاب فرمایا

پونے نو بجے سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ لکھے ہوئے سوالات پہلے سے بھیج گئے تھے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے جوابات دیئے

اس کے بعد مکرم میجر محمد نذیر صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ ناظم آباد نے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ بعدازاں انصار کا تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں گیارہ انصار نے حصہ لیا۔ تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات تھے۔

۱۔ تقویٰ کی باریک راہیں
۲۔ تحریک وقف عارضی
۳۔ صحبت صالحین۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے منصفین کے فرائض انجام دیئے ہر مقرر کو تین منٹ کا وقت دیا گیا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب، اول اور مکرم نذیر احمد صاحب ساجد ڈرگ روڈ دوم رہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

چائے کے وقفہ کے بعد اس اجتماع کا پانچواں اور آخری اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس بوقت سوا گیارہ بجے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا جو مکرم خان محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی نے کی اس کے بعد مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل نے اپنی نظم پڑھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاضرین کو محظوظ کیا۔ ۱۱-۲۵ بجے پر اطفال اور خدام کا مقابلہ حسن قرأت شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں ۲۳ اطفال اور ۱۸ خدام نے حصّہ لیا۔ منصفین کے فرائض مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور اور مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس نے ادا کئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق اطفال میں سے عزیز غلام محمود وحید صاحب [illegible] اول اور عزیز ملک مسعود احمد صاحب ناظم آباد دوم رہے۔ اور خدام میں سے مکرم قمر داؤد صاحب اوّل اور مکرم شمس داؤد صاحب دوم رہے۔

مقابلہ حسن قرأت کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔ مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب ناظم کراچی کی درخواست پر صدر محترم نے انعامات تقسیم فرمائے۔ مقابلہ حسن قرأت میں خدام اور اطفال میں سے جو اوّل آئے تھے صدر محترم نے ان دونوں کو اپنی گرہ سے مبلغ دس دس روپے کے دو انعامات دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان عزیزان کو یہ انعامات مبارک کرے۔

مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ کراچی نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھایا انہوں نے صدر محترم کی خدمت میں درخواست کی کہ ضلع [illegible] کی کامیابی کے لئے جن قائدین نے زیادہ کوشش اور محنت کر کے اوّل دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی ہے ان کو انعامات اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمائیں۔ صدر محترم نے ان کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے قائدین کو انعامات عطا فرمائے۔

تقسیم انعامات سے بعد مکرم ناظم صاحب ضلع کراچی نے ہدیہ تشکر پیش کرتے ہوئے صدر محترم کی کراچی تشریف آوری کو بہت سی برکات کا موجب قرار دیا اور خوشی کے ان جذبات کا اظہار کیا جو ان کو اور جملہ اراکین انصار اللہ کراچی کو آپ کی تشریف آوری سے ہوئی۔ انہوں نے کراچی کے ان انصار اللہ اور عہدیداران کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کو کامیاب بنایا

صدر محترم کا اختتامی خطاب

احمدیہ ہال میں صبح سے ہی انصار، خدام اور اطفال کی آمد کا سلسلہ جاری تھا خطاب شروع سے قبل خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری کا یہ عالم تھا کہ سارا ہال دوستوں سے بھر گیا تھا۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق حاضری نو سو اور ہزار کے درمیان تھی سب دوست صدر محترم کے ارشادات سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو کر نہایت ادب سے بیٹھے

۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر صدر محترم نے تقریر شروع فرمائی۔ شروع میں آپ نے سورہ لقمان کی آیات تیرہ تا بیس تلاوت فرمائیں۔ پھر آپ نے فرمایا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس انصار اللہ کی تنظیم قائم فرما کر اس تنظیم کے سپرد جو کام فرمائے ان میں سب سے اہم کام اولاد کی تعلیم و تربیت کا ہے مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ذمہ داری کو اس طریق پر نہیں نبھایا جا سکا جو زمانہ کے حالات کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو جو وقت گذر چکا ہے وہ تو واپس نہیں لایا جا سکتا لیکن اگر اب بھی ہم پوری توجہ اور انہماک سے اس ذمہ داری کو اٹھا لیں تو اس کا تدارک ہو سکتا ہے اس ضمن میں اپنے انصار بھائیوں اور بزرگوں کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرأت کر رہا ہوں کہ اس جمود کو توڑیں اور اپنی آئندہ نسل کی صحیح رنگ میں تربیت کا بوجھ اٹھائیں [illegible] داریاں پڑنے والی ہیں اصلاح کی فکر کریں۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ والدین اور نسل کے زمانہ سے بعد ہوتا جائے گا تربیت کا کام مشکل ہوتا جائے گا۔

سورہ لقمان کی آیات کی روشنی میں آپ نے تربیت اولاد کے مندرجہ ذیل دس سنہری گر بیان فرمائے اور ہر ایک کی خاطر خواہ تشریح کر کے انصار کو اس طرف متوجہ کیا کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں کریں اور اپنی ہر نسل میں دیئے ایسے اور چراغ پیدا کرتے جائیں جو اسلام اور احمدیت کے منور چہرہ پر کبھی کسی زمانہ میں بھی قیامت تک کوئی سایہ اور اندھیرا نہ آنے دیں۔

تربیت اولاد کے دس سنہری گر

۱۔ شرک سے اجتناب
۲۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا
۳۔ والدین کی خدمت
۴۔ نیک اور مقرب بندوں کی اتباع
۵۔ نماز پر دوام اختیار کرنا
۶۔ نیک کاموں کی تلقین کرنا
۷۔ بری باتوں سے روکنا۔
۸۔ صبر و استقلال
۹۔ اتار و استکبار سے پرہیز
۱۰۔ میانہ روی

صدر محترم نے ان دس اصولوں کی اعلیٰ رنگ میں تفصیل بیان فرمائی۔ اور موقعہ کی مناسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے آپ کا یہ پُر اثر خطاب تقریباً پچاس منٹ تک جاری رہا۔ دوستوں نے اس تقریر کو اتنا پسند کیا کہ انہوں نے صدر محترم سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اس تقریر کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اسے الگ ٹریکٹ کی شکل میں نہایت خوبصورت طبع کروا کر جلسہ میں تقسیم کیا جائے۔

۲ بجکر ایک منٹ پر اجتماعی دعا کے بعد یہ بابرکت اجتماع جس میں دو دن تک خدا اور اس کے رسول کا ذکر رہا اور دوستوں کو انابت الی اللہ اور محاسبہ نفس کا موقع میسر آیا بخیر و خوبی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

(ربانی)

دانت اچھے صحت اچھی
دانتوں اور مسوڑھوں کا معائنہ و مشورہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ ڈینٹل کلینک ربوہ فون ٦٠٦ / ٦٠٧

بقیہ صفحہ ۲

جس کا حوالہ کتبہ میں دیا گیا ہے یہ کتبہ منبت ہے یعنی سطح کو کھود کر الفاظ کو ابھارا گیا ہے۔ پھر انہوں نے بابا نانک فقیر مرید سعید کے اعداد کے متعلق میرے نظریہ کو پرکھا تو وہ درست نکلا انہوں نے فرمایا کہ یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ حروف پر جو کھڑے الف ہوتے ہیں ان کے اعداد بھی شمار کئے جاتے ہیں۔ بابا نانک فقیر سعید کے اعداد ۹۱۷ بنتے ہیں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کتبہ میں ۹۲۷ ہوتا تو ان اعداد کے لکھے ہوئے کے درمیان میں جو جگہ چھوڑی گئی ہے وہ زیادہ ہونا چاہیئے تھی۔ ۹۱۷ کی کتابت نہایت درجہ موزوں ہے اس کو اگر ۹۲۷ بنایا جائے تو فصل ناموزوں اور لکھائی بدزیب ہو جائے گی۔

(۱۲)

پروفیسر تکین کے ترجمہ سے قبل جو ترجمے شائع ہوئے وہ مکمل نہیں تھے کتبے کا مکمل ترجمہ پہلی دفعہ شائع ہوا ہے۔ اور پہلی دفعہ دنیا کو پتہ لگا کہ یہ ایک قطعہ نظم ہے جس میں [illegible] کے لئے حجرہ کی تاریخ تعمیر نکالی گئی ہے کتبہ کے اصل حقائق نظروں سے اوجھل رہے اب سردار سربنس سنگھ جی کی کتاب کے ذریعہ پتہ لگا کہ عمارت جدیدہ کے سنگ افتتاح کی تاریخ بھی کتبہ کے الفاظ میں مضمر ہے اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک نئی تحقیق ہے جو کہ پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ کے ایک پروفیسر کے توسط سے سکھ جنتا کے سامنے آئی ہے پہلے بابا نانک کے بیٹے ہی ان کے پاس موجود ہے کتبہ لفظاً ان کو بتا رہا ہے کہ چولہ بابا نانک کے دائیں بازو پر کلمہ شہادت اور بائیں پر ان الدین عند اللہ الاسلام کی آیت قرآنی اسلام کے ایک مرید سعید کی اولاد کا منہ بولتا ثبوت ہے

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی
کے لئے
بہترین سرمہ اور کاجل
مستورات اور بچوں کے لئے مفید ہے قیمت سولہ پیسہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ فون ۵۳۸

جانوروں کا خطرناک اپھارہ
شفائے اپھارہ
کے ایک پیکٹ سے فوری طور پر ۱۵ منٹ کے اندر
غائب ہو جاتا ہے۔ فی پیکٹ ۵۰ پیسے۔ درجن -/٦
دو درجن یا زائد پر ڈاک خرچ معاف
ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ
شفاء

ھو الشافی
آپ کی آنکھوں کیلئے مفید سرمہ
سرمہ نور عالم
کمزوری نظر۔ جالا۔ غبار
خارش چشم کے لئے مفید ہے موتیا
اور پھولا کی بیماری کے لئے فائدہ
نہیں کرے گا۔ ایک شیشی ۶۲ پیسے
اسٹاکسٹ افضل برادرز گولبازار ربوہ
شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

وصایا

مسل نمبر ۲۱۰۶۲

میں حسن آراء بیگم زوجہ عبدالاحد خان بھاگلپوری صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹ فروری ۱۹۳۷ء ساکن روہڑی ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: حسن آراء بیگم زوجہ عبدالاحد خان بھاگلپوری ۱۶۹۸/B ڈھورالین روہڑی ڈاکخانہ خاص ضلع سکھر
گواہ شد: عبدالاحد خان ۱۶۹۸/B ڈھورالین روہڑی ڈاکخانہ خاص ضلع سکھر
گواہ شد: محمود عالم ساکن روہڑی سیمنٹ ورکس روہڑی

مسل نمبر ۲۱۰۶۳

میں عبدالاحد خان بھاگلپوری ولد عبدالصمد خان بھاگلپوری صاحب، قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت ۲۹/۱۲/۲۷ ساکن روہڑی ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۳۴ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالاحد خان بھاگلپوری ساکن ۱۶۹۸/B ڈھورالین روہڑی ڈاکخانہ خاص ضلع سکھر
گواہ شد: محمود عالم صدر جماعت روہڑی۔
گواہ شد: عبدالشکور سیکرٹری مال روہڑی

مسل نمبر ۲۱۰۶۴

میں چوہدری محمد علی طاہر ولد چوہدری مہر دین صاحب، قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت مارچ ۱۹۲۸ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان پانچ مرلہ واقع کریم نگر لائل پور مالیتی ۵۰۰۰/- روپے۔
پانچ مرلہ سکنی اراضی قطعہ ۲۵/۱۱ دار الرحمت شرقی ربوہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۹۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: چوہدری محمد علی طاہر ساکن مصطفےٰ آباد مکان نمبر ۶ گلی نمبر ۲۶ الفنسٹن روڈ لاہور۔
گواہ شد: چوہدری رشید احمد صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ ٹیکسلا۔
گواہ شد: حافظ عطاء الحق ۸۴/۸ گلی نمبر ۲ دھرم پورہ لاہور

مسل نمبر ۲۱۰۶۵

میں ہدایت بیگم سوکیہ بنت احمد دین سوکیہ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مارلیشس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
ایک قطعہ زمین رقبہ [illegible] Toise مالیت ۴۰۰۰/- روپے
زیور طلائی ۲/۱ ۲ اونس مالیت ۲۰۰/- روپے (پاکستانی)

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: T.B. Sookia بنت احمد حسین سوکیہ۔
گواہ شد: محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ
عابدہ امرین صاحبہ زوجہ محمد اسمٰعیل منیر ربوہ
گواہ شد: مولوی محمد اسمٰعیل منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔

مسل نمبر ۲۱۰۶۶

میں غلام نادر ولد مستری عمر دین صاحب قوم مستری پیشہ ترکھان عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۳۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: غلام نادر دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد: محمد ابراہیم ولد مہر دین صاحب ۲۳/۷ دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: رشید احمد ولد نور حسین کوارٹر ۳۱ صدر انجمن ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۱۰۶۷

میں محمد اشرف ولد محمد عبداللہ صاحب قوم جٹ چک پیشہ کاشتکاری عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۶۰ء ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) ۶ ایکڑ زرعی زمین مالیتی ۹۰۰۰/- (۲) دو بیل مالیتی ۱۵۰۰/- (۳) کچی مالیتی ۱۵/- روپے (۴) ایک بھینس ۵۰۰/- روپے۔

میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کسی کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد اشرف ولد محمد عبداللہ صاحب ساکن کرتو ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد: چوہدری ابراہیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرتو شیخوپورہ۔
گواہ شد: مستری اللہ دتہ ولد نظام دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرتو شیخوپورہ

پروگرام فوجی بھرتی اپریل ۱۹۷۳ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۳-۴-۷۳	منگل	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۴-۴-۷۳	بدھ	" میانوالی	"
۵-۴-۷۳	جمعرات	" داؤد خیل	"
۶-۴-۷۳	جمعہ	سکول چک ۵/۹ ایم ایل (نیکی)	"
۷-۴-۷۳	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس قائد آباد	سرگودھا
۱۰-۴-۷۳	منگل	" جھنگ	جھنگ
۱۱-۴-۷۳	بدھ	"	"
۱۲-۴-۷۳	جمعرات	ریسٹ ہاؤس ساہیوال	سرگودھا
۱۴-۴-۷۳	ہفتہ	" سلانوالی	"
۱۷-۴-۷۳	منگل	سکول لگروڑے	"
۱۸-۴-۷۳	بدھ	ریسٹ ہاؤس نوال جنڈانوالہ	میانوالی
۱۹-۴-۷۳	جمعرات	" مٹھہ ٹوانہ	سرگودھا
۲۰-۴-۷۳	جمعہ	سکول شاہ پور سٹی	"
۲۴-۴-۷۳	منگل	میونسپل کمیٹی میانی	"
۲۵-۴-۷۳	بدھ	ریسٹ ہاؤس پھلروان	"
۲۶-۴-۷۳	جمعرات	آفیسر کلب بھلوال	"
۲۸-۴-۷۳	ہفتہ	سکول۔ حجادریاں	"

کم از کم معیار بھرتی:
قد ۵ فٹ ۴ انچ - وزن ۱۱۳ پونڈ - چھاتی ۳۲ - ۳۰ء
تعلیم ۵ جماعت عمر ۱۷ سے ۲۰ سال تک۔
امیدواران کو ان حاضر کر دیا کریں اور اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ جس پر تاریخ پیدائش ہو ہمراہ لا دیں۔
وقت بھرتی:-
صبح ساڑھے آٹھ بجے۔
(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریۂ احباب کرام

(محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب)

ہم عاجزوں پر اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم و احسان ہے کہ اس نے اپنے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام کے ذریعہ جماعت میں ایسی اخوت اور مودت پیدا فرما دی ہے کہ جس کی نظیر اور جگہ نہیں ملتی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ دراصل یہ سب کچھ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الاولین والآخرین کے طفیل اور حضورؐ کی برکت سے ہے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وعلی عبدہ المسیح الموعود وبارک وسلم۔

اس عاجز کی اہلیہ ثانیہ کی وفات پر مقامی بھائیوں اور بہنوں ربوہ کے بزرگوں اور دوستوں اور دوسرے احباب کرام کی طرف سے خود تشریف لاکر یا تاروں اور خطوں کے ذریعہ جو اظہار شفقت و ہمدردی اس عاجز اور عزیزان محمد طاہر۔ سعید احمد اور نثار احمد سلمہم اللہ کے ساتھ کیا گیا وہ کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ یہ عاجز ان سب بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کا بے حد شکرگزار ہے اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ جزاء دے اور ان کا اور باقی سب جماعت کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔

خاکسار
مرزا عبد الحق
۲۸ مارچ ۷۳ء

محترم چوہدری عطا محمد صاحب چک ۲۷ ضلع ملتان کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم محمد ابراہیم صاحب ایم اے سیکرٹری برائے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے والد ماجد محترم چوہدری عطاء محمد صاحب آف چک ۲۹۰ ضلع ملتان ۲۸ مارچ کو ۸ بجے صبح ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
اگلے روز ۲۹ مارچ کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں مرحوم کا تابوت سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب (قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ) نے دعا کرائی۔
چوہدری صاحب مرحوم غوث گڑھ ضلع لدھیانہ (انڈیا) کے رہنے والے تھے بہت عبادت گزار اور نماز تہجد کا التزام رکھنے والے بزرگ تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو بھی نائب صدر صاحبات منتخب ہوں منظوری کے لئے ان کا نام مع زوجیت اور نمبر وصیت ساتھ لکھا کریں۔ بغیر نمبر وصیت کے صحیح طور پر پتہ نہیں لگتا۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے برادر اصغر عبد الحنان احمد صاحب کی بچی بعمر قریباً ۲ ماہ وفات پا گئی ہے پہلے بھی تین بچیاں فوت ہو چکی ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچی کے والدین اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل و احسان سے نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(عبد الوہاب احمد شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۳ مارچ۔ وزارت دفاع کی طرف سے ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے جس کے مطابق یہ اطلاعات ملی ہیں کہ فوجی افسروں کا ایک چھوٹا سا گروہ جس میں گزشتہ سال ریٹائر کئے گئے بری فوج کے دو افسر بھی شامل ہیں ایسی سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا ہے جن کا مقصد بعض فوجی ملازموں کو ان کے فرائض کی ادائیگی سے روکنا یا حکومت سے ان کی وفاداری ختم کرنا یا اس کی کوشش کرنا تھا۔ ان افسروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان کا پاکستان آرمی ایکٹ ۱۹۵۲ء کے تحت کورٹ مارشل کیا جائے گا۔ بعض سویلین بھی ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور ان کا تعلق بھی اس گروپ سے ہے انہیں ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

راولپنڈی ۱۳ مارچ۔ صدر بھٹو نے مخالف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے چھ ارکان قومی اسمبلی کو آئینی امور کے بارے میں بات چیت کے لئے ۲ اپریل کو پریذیڈنسی میں آنے کی دعوت دی ہے یہ مذاکرات اسی روز صبح دس بجے شروع ہوں گے۔

پشاور ۱۳ مارچ۔ متحدہ جمہوری محاذ کی جنرل کونسل کا اجلاس یکم اپریل کو گیارہ بجے صبح راولپنڈی میں منعقد ہوگا جس میں صدر کی طرف سے مخالف رہنماؤں کو آئینی امور کے متعلق ۲ اپریل کو بات چیت کی دعوت پر غور کیا جائے گا۔

راولپنڈی ۳۱ مارچ۔ یکم اپریل سے ملک کا کوئی دوا فروش پیٹنٹ اور درآمد شدہ ادویہ کے علاوہ کوئی دوسری دوا جس کو دوا کی فنی کمیٹی نے اصلی (جنرک) ناموں سے فروخت تیاری اور درآمد سے مستثنیٰ نہ کیا ہو برانڈ نام سے فروخت نہیں کر سکے گا۔

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے

بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ سے بفضلہٖ تعالیٰ اب تک ہزاروں جانوروں کی جان بچ گئی ہے۔
فی پیکٹ ۱/- درجن ۸/- دو درجن پر خرچ معاف
کیور ہیومیڈلسن کمپنی رجسٹرڈ
لائلپور ــــ کراچی ــــ ربوہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بقیہ صفحہ اوّل

اور بغیر کسی جھجک کے پیش کریں۔ حضور نے فرمایا مشورے کی دو شکلیں ہیں ایک مشورہ تو وہ ہے جو سارا سال ہوتا رہتا ہے اور وہ سال بھر ہوتا رہنا ضروری ہے جس کسی دوست کے ذہن میں جماعت کی بہتری کے لئے کوئی تجویز آئے یا کسی ضروری اطلاع کا اسے علم ہو تو اسے ضرور خلیفۂ وقت تک پہنچا دینا چاہیئے تاکہ اس کے مختلف پہلو ہمارے سامنے آجائیں اور فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ گو یہ ضروری نہیں اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ ہر مشورہ قبول کر لیا جائے لیکن اگر کوئی مشورہ منظور نہ بھی کیا جائے تو بھی مشورہ دینے والے کو اس کا ثواب ضرور مل جاتا ہے مشورہ کی دوسری شکل یہ ہے کہ مشاورت میں جماعتوں کے جو نمائندے شامل ہوتے ہیں انہیں بھی چاہیئے کہ اگر ان کے نزدیک کوئی ضروری مشورہ یا رائے ہو تو اسے ضرور پیش کریں۔ مشورہ دینا بہت ضروری ہے خواہ اسے عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ احتیاط بھی بہت ضروری ہے کہ بات مختصر طور پر کی جائے اور اسے اس مسئلہ تک محدود رکھا جائے جو اس وقت زیر بحث ہو تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔
حضور کی ان قیمتی نصائح کے بعد سب کمیٹیوں کے صدر یا سیکرٹری صاحبان کی طرف سے اپنے اجلاسوں کے وقت اور مقام کا اعلان کیا گیا جس کے بعد پونے چھ بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا اور حضور واپس تشریف لے گئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے